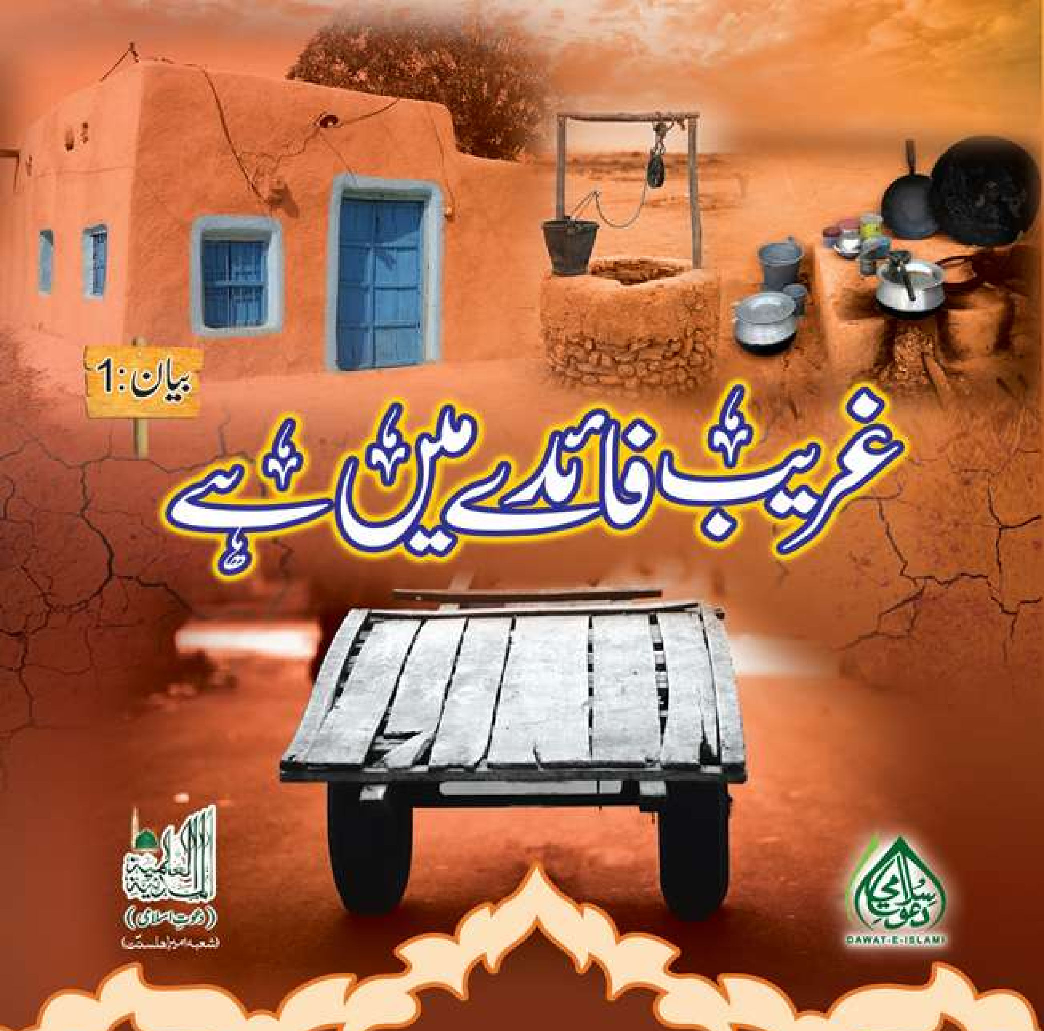


غریب فائدے میں ہے

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

۹ جُمادَی الاُولیٰ ۱۴۱۰ھ مطابق 7 دسمبر 1989ء بروز جمعرات ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال مُحمّد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب (واقع گلستانِ اوکاڑوی بابُ المدینہ کراچی) میں ''غربت کی برکتیں'' کے عنوان سے بیان فرمایا، جس کی مدد سے یہ رسالہ نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

غریب فائدے میں ہے

﴿شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ اوّل تا آخِر مُکمَّل پڑھ لیجئے۔ اِن شآءَ اللّٰہعَزَّوَجَلَّ ثواب کے خزانۂ لاجواب کے ساتھ ساتھ غُربت کے فضائِل وبرکات کی معلومات بھی حاصِل ہوں گی۔﴾

دُرُود پاک کی فضیلت

صحابیٔ مصطفٰے حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والدِ گرامی حضرت سیِّدُنا سَمُرَہ سُوائی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رِوایت فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کے دربارِ گُہر بار میں حاضِر تھے کہ ایک شخص حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سب سے اچّھا عمل کون سا ہے؟ تو محبوبِ خدا، سرورِ انبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''سچ بولنا اور امانت ادا کرنا۔'' (راویٔ حدیث حضرت سیِّدُنا سَمُرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللّٰہ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم! مزید کچھ اِرشاد فرمائیے! فرمایا: ''کثرتِ ذِکر اور مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا کہ یہ عمل فقر (یعنی غُربت) کو دُور کرتا ہے۔'' (القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ....الخ، ص۲۷۳ مختصراً)

بہرِ رَفعِ مرَض و زَحمت و رنج و کُلفت ڈھونڈتے پھرتے ہیں وہ لوگ کہاں کا تعویذ
تم پڑھو صاحبِ لولاک پہ کثرت سے دُرُود ہے عجب دردِ نِہاں اور اَماں کا تعویذ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم کی قناعت

حضرت سیدنا سُوید بن غَفلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں امیرالمؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم کی خدمت سراپا عظمت میں دَارُالْاِمارۃ کوفہ میں حاضر ہوا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم کے سامنے **جَو شریف** کی روٹی اور دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا، روٹی خشک اور اس قدر سخت تھی کہ کبھی اپنے ہاتھوں سے اور کبھی گھٹنے پر رکھ کر توڑتے تھے۔ یہ دیکھ کر میں نے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم کی کنیز فِضّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا: آپ کو ان پر ترس نہیں آتا؟ دیکھئے تو سہی روٹی پر بھوسی لگی ہوئی ہے ان کیلئے **جَو شریف** چھان کر نرم روٹی پکایا کریں۔ تاکہ توڑنے میں مشقت نہ ہو۔ فِضّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جواب دیا: امیرالمؤمنین کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ان کے لئے کبھی بھی

جَو شریف چھان کر نہ پکایا جائے۔ اتنے میں امیر المؤمنین کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، اے ابن غفلہ! آپ اس کنیز سے کیا فرمارہے ہیں؟ میں نے جو کچھ کہا تھا عرض کر دیا اور التجاء کی، یا امیر المؤمنین! آپ اپنی جان پر رحم فرمائیے اور اتنی مشقت نہ اٹھائیے۔ تو آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم نے فرمایا، اے ابن غفلہ! دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلہٖ وَ سَلَّم اور آپ کے اہل وعیال نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی شکم سیر ہو کر نہیں کھائی اور نہ ہی کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلہٖ وَ سَلَّم کے لئے آٹا چھان کر پکایا گیا۔ ایک دفعہ مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں بھوک نے بہت ستایا تو میں مزدوری کے لئے نکلا، دیکھا کہ ایک عورت مٹی کے ڈھیلوں کو جمع کر کے ان کو بھگونا چاہتی تھی میں نے اس سے فی ڈول ایک کھجور اجرت طے کی اور سولہ ڈول ڈال کر اس مٹی کو بھگو دیا یہاں تک کہ میرے **ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے** پھر وہ کھجوریں لے کر میں حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلہٖ وَ سَلَّم کے حضور حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلہٖ وَ سَلَّم نے بھی ان میں سے کچھ کھجوریں تناول فرمائیں۔ (تذکرۃ الخواص، الباب الخامس، ص ۱۱۲، فیضانِ سنّت، ۱/۳۶۹)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کو نرم کرنے کا نسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی سادگی پر ہماری جان قربان ہو۔ اتنی اتنی مشقتیں برداشت کرنے کے باوجود زبان پر کبھی حرفِ شکایت نہ لاتے۔ غذا کے ساتھ ساتھ آپ کا لباس بھی انتہائی سادہ ہوا کرتا تھا۔ ایک بار آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں عرض کی گئی، آپ اپنی قمیص میں پیوند کیوں لگاتے ہیں؟ فرمایا: یَخْشَعُ الْقَلْبُ وَ یَقْتَدِی بِهِ الْمُؤْمِنُ یعنی اس سے دل میں خشوع پیدا ہوتا ہے اور اس سے لوگ بندۂ مومن کی اِقتدا کرتے ہیں۔ (حلیة الاولیاء، علی بن ابی طالب، ۱/۱۲۴، رقم:۲۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غُربت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمت، نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کی چاہت، بہت ساری فضیلت اور بے شمار فوائد کا پیش خیمہ ہے، اِسی وجہ سے **اللہ** والوں نے غُربت کو پسند فرمایا جیسا کہ

غُربت کے فوائد

حضرت سیِّدُنا اِبراہیم بن بَشّار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفّار فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے ہمراہ سفر پر تھا اور ہم دونوں روزے سے تھے، مگر

ہمارے پاس اِفطار کے لئے کچھ نہ تھا اور نہ ہی کوئی ایسے ظاہِری اَسباب نظر آرہے تھے کہ جن سے اِفطاری کا اِنْتِظام کیا جاسکے۔ میری اِس فِکْر کو دیکھ کر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم عَـلَیْـہِ رَحْـمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے ارشاد فرمایا: ''اے اِبنِ بشّار (عَـلَیْـہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار)! **اللہ عَزَّوَجَلَّ نے غریبوں اور مِسکینوں کو دنیا و آخرت میں کس قدر نعمتوں اور راحتوں سے سرفراز فرمایا ہے** بروزِ قیامت نہ اِن سے زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا جائے گا اور نہ حج وصدَقہ اور صلہ رحمی وحُسنِ سلوک کے بارے میں حساب و کتاب ہوگا، جبکہ مال داروں سے اِن سب چیزوں کے بارے میں سُوال ہوگا۔ دنیا کے یہ امیر و سرمایہ دار آخرت میں غریب و نادار اور محض دُنیوی عزّت دار وہاں ذلیل و خوار ہوں گے، آپ فِکْر نہ کیجئے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ روزی کا ضامن ہے وہ تمہارے لئے رزْق کا اِنتظام فرمائے گا، ہم اِن دنیاوی امیروں سے زِیادہ امیر ہیں۔ دنیا و آخرت میں کامل مسرت ہمیں حاصل ہے نہ رنج و غم ہے اور نہ اس کی پرواہ کہ ہماری صبح کیسے ہوئی اور شام کیسے؟ بس شرط یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **اِطاعت وفرمانبرداری کے مُعامَلے میں کوتاہی آڑے نہ آنے دیں۔**'' یہ فرما کر آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ نَماز میں مشغول ہوگئے اور میں نے بھی نَماز شروع کردی۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک شخص ہمارے پاس **8** روٹیاں اور بَہُت سی کھجوریں لے کر آیا اور یہ کہہ کر واپس چلا گیا کہ کھائیے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے مجھ سے فرمایا: ''لیجئے اور کھائیے۔'' جوں ہی ہم کھانا کھانے لگے، ایک سائل نے صدا لگائی کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام

پر مجھے کچھ کھانا دے دیجئے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے تین روٹیاں اور کچھ کھجوریں اُس حاجت مند کو دے دیں اور فرمایا: **''غم خواری کرنا اہلِ ایمان کا حصّہ ہے۔''** (روض الریاحین، ص ٢٧٢)

اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم

مانندِ شمع تیری طرف لَو لگی رہے — دے لطف میری جان کو سوز وگداز کا
کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ — بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غرباء وفُقَرا 500 سال پہلے جنّت میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ واقِعہ سے پتا چلا کہ فَقْر وغُربت باعثِ سعادت ہے نہ کہ باعثِ آفت۔ غریبوں مسکینوں کے آخرت میں مزے ہوں گے کہ مالی عبادات جیسے زکوٰۃ، فِطرَہ، حج وغیرہ کے مُتعلِّق پوچھ گُچھ سے مامون (یعنی اَمْن میں) ہوں گے کیونکہ یہ اَحکام مال دار وصاحبِ اِستِطاعت مسلمانوں کے لئے ہیں۔ بروزِ محشر جبکہ مال دار بارگاہِ رَبِّ ذُوالجَلال عَزَّوَجَلَّ میں اپنے مال کے مُتَعَلِّق حساب کتاب دینے میں مشغول ہوں گے، اِدھر نادار مسلمان اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ومَشِیَّت سے داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے اور یوں

جنّت میں فقیروں، غریبوں کا داخِلہ امیروں سے پہلے ہوگا جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''مسلمان فُقراء اَغنیاء سے آدھا دن پہلے جنّت میں داخِل ہوجائیں گے اور وہ (آدھا دن) 500 سال (کے برابر) ہوگا۔'' (تِرمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء ان فقراء المھاجرین الخ، ۱۵۸/٤، حدیث: ۲۳٦۱)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی غریبوں کے امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنّت میں داخلے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ دیر حساب کی وجہ سے نہ ہوگی رب تعالٰی سارے عالم کا حساب بہت جلد لے گا یہ ان فقراء کی شان دکھانے کے لیے ہوگی کہ امیروں کو حساب کے نام پر روک لیا گیا اور فقیروں کو جنت کی طرف چلتا کردیا گیا۔ مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پانچ سو سال کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی قیامت کا دن ایک ہزار برس کا ہے، رب تعالٰی فرماتا ہے: اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے رب کے یہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس (پ۱۷، الحج: ٤۷)) ہاں بعض کو پچاس ہزار سال کا محسوس ہوگا، ان کے متعلق رب فرماتا ہے: فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: وہ عذاب اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔ (پ۲۹، المعارج: ٤)) اور بعض مؤمنین کو گھڑی بھر کا محسوس ہوگا، رب تعالٰی فرماتا ہے:

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ (ترجمۂ کنز الایمان: تو وہ دن کرّا (سخت) دن ہے۔ کافروں پر آسان نہیں (پ۲۹، المدثر: ۹، ۱۰))۔ لہٰذا آیات میں تعارض نہیں اور ہوسکتا ہے کہ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہو مگر بعض کو ایک ہزار سال کا محسوس ہو، بعض کو اس سے بھی کم حتّٰی کہ ابرار (نیکوکاروں) کو ایک ساعت کا محسوس ہوگا جیسے ایک ہی رات آرام والے کو چھوٹی محسوس ہوتی ہے تکلیف والے کو بڑی۔ (مراۃ المناجیح، ۷/۶۷ بتصرف)

عذابِ قبر و محشر سے بچا لو نارِ دوزخ سے
خدارا ساتھ لے کے جاؤ جنّت یارسول اللہ! (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غُربت پر صبر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سب فضائل اُس غریب مسلمان کے لئے ہیں جو اپنی غُربت پر صبر کرے۔ ہر وقت جمعِ مال کے چکر میں پڑا رہنے والا، امیروں اور اُن کی نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر دل جلانے یا حسد کی آفت میں مُبتَلا ہونے والا مُفلِس و نادار جو اپنی غُربت پر صابِر نہیں وہ بیان کردہ اِنعام کا مستحق نہیں اور اگر بدقسمتی سے بے صبری میں مزید آگے بڑھ گیا تو پھر ذِلّت ورُسوائی مُقدَّر بن سکتی ہے۔ پس! ناداروں اور مُصیبت کے ماروں کو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا ضروری ہے** کیوں کہ ہوسکتا ہے اِن آفتوں کے ذَرِیعے آزمائش میں ڈالا گیا ہو اور گِلہ شِکوہ، بے صبری اور غربت و مصیبت کو حرام ذرائع سے

خَتم کرنے کی کوششیں آخرت میں تباہی و بربادی کا سبب بن جائیں۔

حضرت سیِّدُنا امام محدث ابنِ جَوزِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''محتاجی ایک مرض کی مانند ہے جو اِس میں مُبتَلا ہوا اور صبر کیا وہ اِس کا اَجر وثواب پائے گا، اِسی لئے محتاج وغریب لوگ جنہوں نے اپنے **فَقْر وغُربت پر صَبر کیا ہوگا**، امیروں سے **500** سال پہلے جنّت میں داخِل ہوجائیں گے۔'' (تلبیس ابلیس، ص۲۲۵)

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دولتِ صَبر وقَناعت یارسولَ اللّٰہ ! (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا مالدار غریبوں سے عَمَل میں سبقت رکھتے ہیں؟

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''مہاجرین فُقرا، بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم! مالدار لوگ بلند مَراتِب اور اَبَدی نعمتیں لے گئے۔'' سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: وہ کیسے؟ تو انہوں نے عرض کی: وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے بھی رکھتے ہیں، وہ صدَقہ کرتے ہیں ہم صدَقہ نہیں کرسکتے، وہ گردنیں چُھڑاتے (یعنی غلام آزاد کرتے) ہیں، ہم گردنیں نہیں چُھڑا سکتے۔ تو سرکارِ عالی وقار، غریبوں کے غم گُسار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھادوں،

جس کے ذریعے تم اُن لوگوں کے ساتھ مل جاؤ جو تم سے آگے ہیں اور اُن پر سبقت لے جاؤ جو تم سے پیچھے ہیں؟ اور کوئی بھی تم سے **افضل** نہ ہو سوائے اُس شخص کے جو تمہاری طرح عمل کرے۔'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: ''**یارسول اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم! ضرور سکھائیے۔'' اِرشاد فرمایا: ''تم ہر نماز کے بعد **33،33** مرتبہ **تَسْبِیح** (سُبْحٰنَ اللّٰہ)، **تَحْمِیْد** (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) اور **تَکْبِیْر** (اَللّٰہُ اَکْبَر) پڑھا کرو۔''

(مسلم،کتاب المساجدالخ،باب استحباب ذکر بعد الصلاۃالخ، ص ۳۰۰، حدیث:۵۹۵)

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ
کروں تیری حمد و ثنا یا الٰہی (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غریب ومِسکین خَلِیفہ

دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 590 صفحات پر مشتمل کتاب ''**حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات**'' کے صفحہ 187 پر ہے: **امیرُ الْمُؤمِنِین** حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی خدمت میں عید سے ایک دِن قبل آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی **شہزادیاں** حاضِر ہوئیں اور بولیں: ''**بابا جان!** کل عید کے دِن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟'' فرمایا: ''یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں، اِنہیں دھولو، کل پہن لینا!'' ''نہیں! **بابا جان!** آپ ہمیں نئے کپڑے

بنوا دیجئے،'' بچّیوں نے ضِد کرتے ہوئے کہا۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیہ نے فرمایا: ''میری بچّیو! عِید کا دِن ا للّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کرنے، اُس کا شُکْر بجالانے کا دِن ہے، نئے کپڑے پہننا ضَروری تو نہیں!'' ''**باباجان**! آپ کا فرمانا بیشک دُرُست ہے لیکن ہماری سَہیلیاں ہمیں طَعنے دیں گی کہ تم امیرُ المؤمنین کی لڑکیاں ہو اور عید کے روز بھی وُہی پُرانے کپڑے پَہن رکھے ہیں!'' یہ کہتے ہوئے بچّیوں کی آنکھوں میں **آنسو** بھر آئے۔ بچّیوں کی باتیں سُن کر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیہ کا دِل بھی بھر آیا۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیہ نے **خازِن** (وزیرِ مالیات) کو بُلا کر فرمایا: ''مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لادو۔'' **خازِن** نے عَرْض کی، ''**حُضُور**! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہیں گے؟'' آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیہ نے فرمایا: ''**جَزَاکَ اللّٰہ** تُو نے بیشک عُمدہ اور صحیح بات کہی۔'' **خازِن** چلا گیا۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیہ نے بچّیوں سے فرمایا ''پیاری بیٹیو! **اللّٰہ** و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پر اپنی خواہِشات کو قُربان کردو۔''

(مَعْدنِ اَخلاق، حصہ اوّل، ص۲۵۷)

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے اَسلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے

نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تنگدستیوں، محتاجیوں اور گھریلو پریشانیوں سے گھبرا کر گِلہ شِکوہ کرنے کے بجائے ہمیشہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رُجوع کرنا چاہئے اور اُس کی رِضا پر راضی رہنا چاہئے اور دُعا کی کثرت کرنی چاہئے جیسا کہ

پریشان حال کی دعا

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی: حُضُور! اَہل وعِیال کی فکر نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔ میرے حق میں دعا فرمائیے۔ جواب دیا: ''تیرے اَہل وعِیال جب تجھ سے آٹا اور روٹی نہ ہونے کی شِکایت کریں تو اُس وَقت اللّٰہ تَبارَکَ وَتعَالٰی سے دُعا کیا کر کہ تیری اُس وَقت کی دُعا قَبولیّت کے زیادہ قریب ہے۔''

(روضُ الرِیاحین، ص۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کی تنگدستی عُروج پر ہوگی یقیناً وہ بے حد دُکھی اور غمگین ہوگا اور دُکھیاروں کی دُعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب مُستَطاب **''فضائلِ دُعا''** میں اعلیٰ حضرت کے والدِ مہربان رئیسُ المُتَکَلِّمین حضرت علاّمہ مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ المَنَّان نے مستجابُ الدَّعوات شخصیّات (یعنی جن لوگوں کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں اُن) میں سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہے، ''اوّل: **مُضطَر** (یعنی بے چین و پریشان حال)۔''

اِس کی شرح میں سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اِس (یعنی دُکھیارے اور لاچار کی دُعا کی قبولیّت) کی طرف تو خود قراٰنِ عظیم میں اِشارہ موجود:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ ترجمۂ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے،

وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ (پ ۲۰، النمل:۶۲) جب اُسے پکارے اور دُور کر دیتا ہے برائی۔

(فضائل دعا، ص ۲۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خداعَزَّوَجَلَّ کی قسم! دُنیا کی رنگینیوں میں گُم مالدار و صاحبِ اِقتِدار کے مُقابلے میں سنّتوں کا پابند غریب و نادار خوش نصیب و بخت بیدار ہے اور وہ آخِرت میں کامیاب ہے جو غُربت، اَمراض و آفات میں مُبتَلا ہونے کے باوُجود اللّٰہُ غفّار عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسولِ ذی وَقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کا اِطاعت گُزار ہے۔

زباں پر شِکوۂ رنج واَلَم لایا نہیں کرتے

نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسکینوں کے لئے جنّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ مسلمان جو آج اہلِ دُنیا کی نظر میں حقیر تصوُّر کئے جاتے ہیں، غریب سمجھ کر حلقۂ اَحباب سے دُور کردیئے جاتے ہیں، قلّتِ مال کے سبب منہ نہیں لگائے جاتے، لیکن قربان جایئے اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر کہ یہی لوگ

جنّت کے لئے باعثِ عزّت و عظمت ہیں جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رِوایت کرتے ہیں کہ غریبوں کے مَلْجا و مَاویٰ، احمدِ مجتبٰی، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ والاشان ہے: ''جہنّم اور جنّت میں مُباحَثہ ہوا تو جہنّم نے کہا: ''مجھے ظالم اور مُتَکَبِّر لوگوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔'' جنّت نے کہا: ''مجھے کیا ہوا کہ **مجھ میں صرف کمزور ولاچار اور عاجز لوگ داخل ہوں گے۔**'' تو اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے جنّت سے فرمایا: ''اے جنّت! تُو میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے رَحم فرماؤں گا۔'' اور دوزخ سے فرمایا: ''اے جہنّم! تُو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا تیرے ذریعے عذاب دوں گا۔''

(مسلم، کتاب الجنۃ الخ، باب النار یدخلھا الجبارون الخ، ص١٥٢٤، حدیث: ٢٨٤٦ مختصرا)

حضرت سیِّدُنا علّامہ علی بن سلطان محمد قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی اِس حدیثِ پاک میں موجود لفظ ''ضُعَفَاء'' کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''یہاں کمزوروں سے مراد وہ مسلمان ہیں جو **مالی اور جسمانی طور پر کمزور ہیں۔**''

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفتن، باب خلق الجنۃ و النار، ٩/٦٦٢، تحت الحدیث: ٥٦٩٤)

تاج وتخت وحکومت مت دے، کثرتِ مال و دولت مت دے

اپنی رِضا کا دے دے مُژدہ، یا اللّٰہ مِری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اکثر جنّتی غریب ہوں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذِکر کردہ رِوایت ذیشان غریبوں اورمحتاجوں کے لئے کس قدر ڈھارس نشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ غرباء ومساکین پر رحم فرماتے ہوئے اُنہیں جنّت عطا فرمائے گا اور جنّت پانے والے اکثر وہ خوش نصیب مسلمان ہوں گے جو دُنیا میں فقر وفاقہ اور غُربت کی زندگی بَسَر کرتے رہے ہوں گے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سردارِ مَکَّۂ مُکرَّمہ ،سلطانِ مَدِیْنَۂ مُنوَّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ یعنی میں نے جب جنّت کو مُلاحظہ کیا تو دیکھا کہ جنّتیوں میں اَکثر تعداد فقراء (یعنی غریب لوگوں) کی ہے۔'' (مسند احمد،مسند عبد اللہ بن عباس،۱/۵۰۴،حدیث:۲۰۸۶)

دے حُسنِ اخلاق کی دولت، کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا، یا اللّٰہ مِری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُعائے نبیٔ رحمت اور مساکین سے مَحَبّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غُربت ومسکینی تو وہ آزمائش ہے جس میں مُبتَلا مسلمان اگر صبر کا دامن تھامے ہوئے غور وفکر کرے تو اُسے پتا چلے گا کہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں غُرباء ومساکین کے کتنے فضائل بیان کئے گئے ہیں ،اِسلام میں ایسے لوگ حقیر نہیں بلکہ لائقِ مَحبّت

ہیں، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدْری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مَساکین سے مَحَبَّت کرو، کیونکہ میں نے رسولِ خدا، محبوبِ اَنبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُعا میں یہ اَلفاظ شامِل فرماتے سنا: ''اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ یعنی اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! مجھے مسکینی کی حالت میں حیات اور مسکینی کی حالت میں ہی وِصال عطا فرما اور گروہِ مساکین میں میرا حَشْر فرما۔'' (ابنِ ماجہ، کتاب الزھد، باب مجالسۃ الفقراء، ج٤، ص٤٣٣، حدیث:٤١٢٦) **شرعی مسئلہ:** یاد رکھئے کہ حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بارگاہِ الٰہی میں عجز کے طور پر اپنے آپ کو زمرۂ مساکین میں شامل فرمائیں تو یہ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو روا (یعنی جائز) ہے لیکن ہمارے لیے آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ''فقیر و مسکین'' کہنا ناروا (یعنی جائز نہیں) بلکہ حرام ہے۔ (فتاوٰی اہلسنّت حصہ ۸ ص ۱۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غُربت و مسکینی اپنے جِلَو (یعنی مَعِیّت) میں کتنی برکتیں لئے ہوئے ہے کہ شَہَنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی گروہِ مَساکین میں شامِل ہونے اور اِسی گروہ کو اپنی رَفاقت کی برکتوں سے نَوازنے کی خواہش اور اِن سے مَحَبَّت کی تلقین فرما رہے ہیں۔

سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

فُقَرا سے محبّت قُربتِ الٰھی کا سبب

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رِوایت کرتے ہیں کہ

محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم نے حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کومُخاطَب کرکے اِرشادفرمایا:''یَا عَائِشَۃُ اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْھِمْ فَاِنَّ اللّٰہَ یُقَرِّبُکِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا)!مسکینوں سے مَحبَّت کرو،اُنہیں اپنے قریب رکھوتا کہ بروزِقیامت اللہ تعالٰی تمہیں اپنے قُرب سے نوازے۔''(مِشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق،باب فضل الفقراء الخ،الفصل الثانی، ۲۵۵/۱، حدیث:۵۲۴٤ مختصراً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حقیقی مُفلِس کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیوی مال وزر کی محتاجی اُخروی نعمتیں پانے کا سبب ہے بشرطیکہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔لہٰذا اِس حالت سے پریشان ہوں نہ تشویش میں مُبتَلا ہوں۔تشویش ناک غُربَت تو آخرت کی غُربت ہے اوریہی غُربَت درحقیقت مصیبت ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ پیکرِ اَنوار،تمام نبیوں کے سردار،مدینے کےتاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم نے صَحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان سے اِستِفسار فرمایا: کیاتم جانتے ہو **مُفْلِس** کون ہے؟صَحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ہم میں **مُفْلِس** (یعنی غریب،مسکین) وہ ہے جس کے پاس نہ دِرہم ہوں اور نہ ہی کوئی مال۔ تو اِرشادفرمایا:''**میری اُمّت میں مُفلِس وہ ہے** جو قیامت کے دن نَماز،روزہ اور زکوٰۃ لے کرآئے گالیکن اُس نے فُلاں کوگالی دی ہوگی،فُلاں پرتہمت لگائی ہوگی،فُلاں کا مال کھایا

ہوگا، فُلاں کا خون بہایا ہوگا اور فُلاں کو مارا ہوگا۔ پس اُس کی نیکیوں میں سے اُن سب کو اُن کا حصّہ دے دیا جائے گا۔ اگر اُس کے ذمّے آنے والے حُقُوق کے پورا ہونے سے پہلے اُس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو لوگوں کے گناہ اُس پر ڈال دیئے جائیں گے، پھر اُسے جہنَّم میں پھینک دیا جائے گا۔'' (مسلِم، کتاب البر و الصلة الخ، باب تحریم الظلم، ص۱۳۹٤، حدیث: ۲۵۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ڈر جاؤ! لرز اُٹھو! حقیقت میں **مُفلِس** وہ ہے جو نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ و صدَقات، سخاوتوں، فلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجُود بروزِ قیامت خالی کا خالی رہ جائے! کبھی گالی دے کر، کبھی تہمت لگا کر، بلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ ڈپٹ کر، بے عزّتی کر کے، ذلیل کر کے، مار پیٹ کر، عارِیَتًا (یعنی عارِضی طور پر) لی ہوئی چیزیں قصداً نہ لوٹا کر، قرض دَبا کر اور دل دُکھا کر جن کو دُنیا میں ناراض کر دیا ہوگا وہ اُس کی ساری نیکیاں لے جائیں گے اور نیکیاں خَتْم ہو جانے کی صورت میں اُن کے گناہوں کا بوجھ اُس پر ڈال کر واصِلِ جہنَّم کر دیا جائے گا۔

الٰہی! واسِطہ دیتا ہوں مَیں میٹھے مدینے کا
بچا دُنیا کی آفت سے، بچا عُقبیٰ کی آفت سے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

مُفلِسی دُور کرنے کا وَظیفہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے آخرت کے غریب اور **حقیقی مُفْلِس** کی بدنصیبی اور دُنیَــوِی غریب و مسکین کی خوش نصیبی کے متعلِّق جانا، ہم میں سے ہر ایک کا یہ ذہن ہونا چاہئے کہ دُنیا میں اگر مال و دولت کی کمی وغیرہ جیسی آزمائش آجائے تو وہ صَبر کرتے ہوئے اُسے برداشت کرے اور آخرت کی غُربت سے پناہ مانگے کہ آخرت کا غریب ہی درحقیقت بدنصیب ہے۔

نیز یہ بھی ذہن نشین فرمالیجئے کہ بقدرِ کِفایَت مال کمانا، دوسروں کے دستِ نگر (محتاج و حاجت مند) نہ ہونے، کسی پر بوجھ نہ بننے اور برسرِ روزگار ہونے کی تمنّا کرنا بُرا نہیں۔ اِس طرح کی تمنّا لئے ہوئے روزی کے لئے تگ و دَو کرنا، اَوراد و وظائف پڑھنا صالحین کا طریقہ ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ شُیرُوَیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مشہور و مقبول ولی حضرت سیِّدُنا مَعْرُوف کَرْخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمتِ بابرکت میں ایک تنگدست و مُفْلِس شخص نے اپنی غُربت کی شکایَت کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "**اللہ** تعالٰی تجھے اپنے حِفْظ و اَمان میں رکھے، اہل و عِیال کی طرف لوٹ جا اور یہ اَلفاظ وِرْدِ زباں رکھ: "مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جو چاہا وہی ہوا)۔"

وہ شخص یہ وِرْد کرتا ہوا گھر کی طرف جا ہی رہا تھا کہ راستے میں اُس کی ملاقات ایک اَنجان شخص سے ہوئی جس نے اُس کو ایک تھیلی پکڑائی اور چلا گیا۔ غریب شخص نے جب تھیلی

کھولی تو دِیناروں سے بھری ہوئی تھی، وہ بَہُت خوش ہوا اور وہیں سے واپس پلَٹ کر حضرت سیِّدُنامَعرُوف کَرخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضِر ہو گیا تا کہ اِس پیش آنے والے واقِعہ کی رُوداد بتائے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس شخص کو دیکھتے ہی فرمایا: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! جب تیری حاجت پوری ہو گئی تھی تو واپس کیوں آیا؟ اللّٰہُ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ تجھے اپنے حِفْظ و امان میں رکھے، اَہل وعِیال کی طرف یہ کہتے ہوئے لوٹ جا: ''مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ.'' (عیون الحکایات، ص۲۷۸)

اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلہٖ وَ سَلَّم

کیوں کرنہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روزی میں بَرَکت کا بہترین نسخہ

حضرت سیِّدُنا سَہْل بن سَعْد ساعِدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورِ اَقْدَس، شَفیعِ روزِمَحْشَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلہٖ وَ سَلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر اپنی غُربت اور تنگ دستی کی شکایت کی۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلہٖ وَ سَلَّم نے

ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو اگرچہ کوئی بھی نہ ہو، پھر مجھ پر سلام بھیجو اور ایک بار **قُلْ هُوَ اللّٰه** شریف پڑھو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللّٰہ تعالٰی نے اسے اتنا مالدار کر دیا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور رشتے داروں میں بھی تقسیم کرنا شروع کر دیا۔

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة علی رسول اللّٰه الخ، ص۲۷۳)

تنگدستی کا علاج

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **419** صفحات پر مشتمل کتاب **"مدنی پنج سورہ"** صفحہ **246** پر ہے: **"یَا مَلِکُ"** **90** بار جو غریب و نادار روزانہ پڑھا کرے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ غربت سے نجات پائے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص۲۴۶)

تُو ہے مُعْطِی وہ ہیں قاسم یہ کرم ہے تیرا
تیرے محبوب کے ٹکڑوں پہ پلوں گا یا ربّ (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رزق میں برکت کا وظیفہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" کے صفحہ 128 پر ہے: ایک صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) خدمتِ اقدس (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں حاضر ہوئے اور عرض کی: دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ فرمایا: کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے ملائکہ کی اور جس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے۔ دنیا آئے گی

تیرے پاس ذلیل وخوار ہوکر، طلوعِ فجر کے ساتھ سو بار کہا کر ''سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ'' اُن صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سات دن گزرے تھے کہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: ''حضور! دنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی، میں حیران ہوں کہاں اٹھاؤں کہاں رکھوں!'' (لسان المیزان، حرف العین، ۳۰۴/٤، حدیث: ۵۱۰۰، زرقانی علی المواھب، ذکر طبه صلی الله علیه وسلم من داء الفقر، ٤٢٨/٩ واللفظ له)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھوں کی صحبتیں اور نیکوں کی دعائیں ضرور اپنا رنگ دِکھاتی ہیں۔ آفات وبلیّات اور مشکلات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزیدہ بندوں سے مدد طلب کرنے سے بلائیں ٹلتی اور مشکلیں کافُور ہوتی ہیں۔

نیز قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کی برکت سے بھی حاجات بَر آنے، مشکِلات حل ہونے اور مَصائب دُور ہونے کے بے شُمار واقِعات ملتے ہیں، جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **1548** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اوّل صفحہ **980** پر ہے:

مدنی بہار: K.E.S.C میں نوکری مل گئی

اَورنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک ذمّہ دار اسلامی بھائی نے اپنے مَدَنی

ماحول میں آنے اور سلسلۂ رُوزگار پانے کا واقِعہ کچھ یوں بیان فرمایا: **19.6.2003** کو ایک اسلامی بھائی کے دعوت دینے پر **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی طرف رُخ ہوا مگر پابندی نہیں تھی۔ بے رُوزگاری کے سبب پریشانی تھی، ایک اسلامی بھائی کی **انفرادی کوشِش** کے نتیجے میں **مَدَنی قافِلہ کورس** کیلئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں داخِلہ لے لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی صحبتوں اور بَرَکتوں نے مجھ گنہگار پر مَدَنی رنگ چڑھا دیا، اور جینے کا ڈھنگ سکھا دیا۔ **مَدَنی قافِلہ کورس** پورا کرنے کے دوسرے یا تیسرے دن بعض دوستوں نے بتایا کہ K.E.S.C. کو ملازِموں کی ضَرورت ہے، ہم نے بھی درخواستیں جَمع کروا دی ہیں آپ بھی کروا دیجئے۔ میں نے عرض کی، آج کل صِرف درخواستوں پر کہاں! سِفارِشوں بلکہ (رِشوتوں) پر نوکریوں کی ترکیب بنتی ہے! اپنے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ بِالآخر اُن کے اصرار پر میں نے ''درخواست'' جمع کروادی۔ اِبتِداءً تحریری ٹیسٹ ہوئے پھر انٹرویو کے بعد میڈیکل ٹیسٹ کی صورت بنی۔ بے شُمار اَثَر ورُسوخ والی درخواستوں کے باوُجُود میں واحِد ایسا تھا کہ ہر جگہ کامیاب رہا! فائنل انٹرویو میں گھر والوں نے زور دیا کہ پینٹ شرٹ پہن کر جاؤ مگر میں تو **عاشِقانِ رسول کی صُحبت** کی بَرَکت سے اِنگریزی لباس ترک کر چُکا تھا لہٰذا سفید شلوار قمیص میں ہی پُہُنچ گیا۔ افسر نے میرا مذہبی حُلیہ دیکھ کر مجھ سے بعض اسلامی معلومات کے سُوالات کئے۔ جن کے میں نے بآسانی جوابات دے دیئے کیوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے یہ سب **مَدَنی قافِلہ کورس** کے اندر سیکھے

ہوئے تھے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** بغیر کسی سِفارِش و رِشوت کے مجھے **مُلازمت مل گئی۔** ہمارے گھر والے **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلہ کورس** اور **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت دیکھ کر دنگ رہ گئے اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی** کے **مُحِبّ** بن گئے۔ یہ بیان دیتے وَقت **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** میں دعوتِ اسلامی کی **علاقائی مُشاوَرَت** کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے اپنے عَلاقے میں **سنّتوں** کے ڈنکے بجا رہا ہوں اور **مَدَنی اِنعامات** و **مَدَنی قافلوں** کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

نوکری چاہئے ، آیئے آیئے　　قافِلے میں چلیں، قافِلے میں چلو
تنگدستی مِٹے، دُور آفت ہٹے　　لینے کو بَرَکتیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فَضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری **سنّت** سے **مَحَبَّت** کی اُس نے مجھ سے **مَحَبَّت** کی اور جس نے مجھ سے **مَحَبَّت** کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب الخ، الفصل الثانی، ١/٥٥، حدیث: ١٧٥)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''مَدَنی حُلیہ اپناؤ'' کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے لباس کے 14 مَدَنی پھول

تین فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم: ملاحظہ ہوں: ❁ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سَتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو **بِسْمِ اللّٰہ** کہہ لے (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط، ۲/۵۹، حدیث: ۲۵۰۴) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنَّان فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے (مراٰۃ، ۱/۲۶۸) ❁ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ [1] تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہوجائیں گے (شُعَبُ الْاِیمان، ۵/۱۸۱ حدیث: ۶۲۸۵) ❁ جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا (ابوداؤد، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸) ❁ **خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کا مبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا (کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی

---

[1] ترجمہ: تمام تعریفیں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھے عطا کیا۔

اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّهلَوی ص۳٦) ۞ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی (اَیضاً ص٤١) ۞ مَنْقُول ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سَراوِیل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ایسے مَرَض میں مبتَلا فرمائے گا جس کی دواء نہیں (اَیضاً ص ۳۹) ۞ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (اَیضاً ٤۳) ۞ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے ۞ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد3 صَفْحہ409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پَوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو (رَدُّالْمُحتار، ۹/٥٧۹) ۞ سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے (مراٰۃ، ٦/٩٤) ۞ مرد مردانہ اور عورت زنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے ۞ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحہ481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ''عورت'' ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں

داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ۲/۹۳) اس زمانے میں بَہُتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اِس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑُو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے، اگر کُرتے وغیرہ سے اِس طرح چھپا ہو کہ جِلد (یعنی کھال) کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ **حرام** ہے اور نَماز میں چوتھائی کی مِقدار کھلا رہا تو نَماز نہ ہوگی (بہارِ شریعت) خصوصاً حج و عمرے کے اِحرام والے کو اِس میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے ۞ آج کل بعض لوگ سرِ عام لوگوں کے سامنے نیکر (ہاف پینٹ) پہنے پھرتے ہیں جس سے ان کے گھٹنے اور رانیں نظر آتی ہیں یہ **حرام** ہے، ایسوں کے کھلے گھٹنوں اور رانوں کی طرف نظر کرنا بھی **حرام** ہے۔ بالخصوص کھیل کود کے میدان، ورزِش کرنے کے مقامات اور ساحِلِ سمندر پر اِس طرح کے مناظر زیادہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مقامات پر جانے میں سخت احتیاط ضروری ہے ۞ **تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ **تکبُّر** ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے **تکبُّر** پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو **تکبُّر** آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ **تکبُّر** بَہُت بُری صِفَت ہے۔ (بہارِ شریعت،۳/۴۰۹،رَدُّالْمُحتار،۹/۵۷۹)

(163 مدنی پھول،ص۲۰)

مدنی حلیہ

داڑھی، زُلفیں، سر پر سبز سبز عمامہ شریف (سبز رنگ گہرا یعنی ڈارک نہ ہو) کلی والا

سفید کُرتا سنّت کے مطابِق آدھی پنڈلی تک لمبا، آستینیں ایک بالِشت چوڑی، سینے پر دل کی جانب والی جیب میں نُمایاں مسواک، پاجامہ یا شلوار ٹخنوں سے اُوپر۔ (سر پر سفید چادر اور پردے میں پردہ کرنے کیلئے **مدنی انعامات** پر عمل کرتے ہوئے کتھئی چادر بھی ساتھ رہے تو مدینہ مدینہ)

دعائے عطّار: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اور **مدنی حُلیے** میں رہنے والے تمام اسلامی بھائیوں کو سبز سبز گنبد کے سائے میں شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم

اُن کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و رِیش میں
لگ رہا ہے مَدَنی حُلیے میں وہ کتنا شاندار

سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) **312** صفحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صفحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　ختم ہوں شامَتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماخذومراجع

قرآن مجید

نمبر شمار	کتاب	مطبوعہ
1	کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	صحيح مسلم	دار المغنی،عرب شريف ١٤١٩ھ
3	جامع ترمذی	دار المعرفه، بيروت ١٤١٤ھ
4	سنن ابی داؤد	دار احياء التراث العربی، بيروت ١٤٢١ھ
5	سنن ابن ماجه	دار المعرفه، بيروت ١٤٢٠ھ
6	المستدرك على الصحيحين	دارالمعرفة،بيروت١٤١٨ھ
7	مسند احمد بن حنبل	دارالفكر، بيروت١٤١٤ھ
8	مشكاةالمصابيح	دار الكتب العلميه بيروت ١٤٢١ھ
9	القول البديع	مؤسسةالريان بيروت ١٤٢٢ھ
10	المعجم الاوسط	دار احياء التراث العربی، بيروت ١٤٢٢ھ
11	شعب الايمان	دار الكتب العلميه، بيروت ١٤٢١ھ
12	مرقاة المفاتيح	دار الفكر، بيروت ١٤١٤ھ
13	ردالمحتار	دار المعرفه، بيروت ١٤٢٠ھ
14	الدرالمختار	دار المعرفه، بيروت ١٤٢٠ھ
15	مكاشفة القلوب	دارالكتب العلمية،بيروت
16	روض الرياحين	دارالكتب العلمية،بيروت١٤٢١ھ
17	تلبيس ابليس	دارالكتاب العربی، بيروت ١٤١٣ھ
18	عيون الحكايات	دارالكتب العلمية، بيروت١٤٢٤ھ
19	كشف الالتباس	دار احياء العلوم،باب المدينه١٤٢٤ھ
20	مراۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ، گجرات
21	بہارشریعت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ

22	فضائلِ دعا	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
23	فیضانِ سنت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ
24	مدنی پنج سورہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
25	معدنِ اخلاق	شرکتہ قادریہ، سنجھورو، باب الاسلام سندھ 1980ء
26	حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
27	حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
28	ذوقِ نعت	ضیاء الدین پبلی کیشنز 1992ء
29	وسائلِ بخشش مرمّم	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ

فہرست

بیان کرنے کی نیّتیں

۞ حمد وصلوٰۃ اور مَدَنی ماحول میں پڑھائے جانے والے دُرُود و سلام پڑھاؤں گا ۞ دُرود شریف کی فضیلت بتا کر صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! کہوں گا یوں خود بھی دُرُودِ پاک پڑھوں گا اور دوسروں کو بھی پڑھاؤں گا ۞ سنّی عالم کی کتاب سے پڑھ کر بیان کروں گا ۞ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ آیَة۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ۞ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ۞ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ۞ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۲۹)

بیان سننے کی نیّتیں

﴿مَدَنی چینل کے ناظِرین بھی ان میں سے حسبِ حال نیّتیں کرسکتے ہیں﴾

۞ نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ۞ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا ۞ ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ۞ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ۞ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْٓا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ۞ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

(ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳۰)

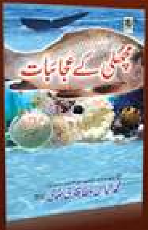
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

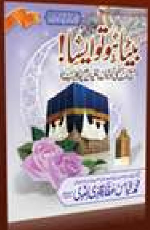
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تنگدستی اور خوف کا علاج

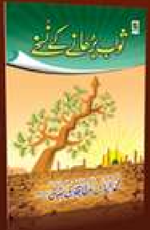
حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمَةُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: کھانا کھانے کے بعد **سورۂ اِخلاص** اور **سورۂ قریش** (دونوں سورتیں) پڑھے۔ (احیاءُ العلوم ج ۲ ص ۸) حضرتِ علّامہ سیِّد مُرتَضٰی زَبِیدی علیہ رَحمَةُ اللّٰہِ القوی اس کے تحت لکھتے ہیں: کھانے کے بعد **سورۂ اِخلاص** پڑھنا حصولِ برکت کے لئے ہے اور **سُورۂ اِخلاص** پڑھنے سے فَقر یعنی تنگدستی دُور ہوتی ہے جبکہ **سُورۂ قریش** پڑھنے سے خوف اور بھوک سے اَمان حاصل ہوگی۔

(مُلَخَّص از اتحافُ السّادة المتقین ج ۵ ص ۵۹۹)









ISBN 978-969-631-418-9
0125142
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net